
AKHBAR
OUDH PUNCH
LUCKNOW
جلد نہم
VOLUME IX
1924
ہفتہ وار با تصویر
TO BE DICTATED TO BUT NEVER TO DICTATE UNTO OTHERS
M. B. KHAN ARTIST LUCKNOW

Young at 60.

بڈھا اور پاٹھا

ڈاکٹر لیگارڈ کی حیوۃ بخش گولیاں

قوت اور جیز کو جوانوں کی سی طاقت وتندرستی بخشتی حطا کرتی ہیں۔ دماغی اور جسمانی انحطاط کو روکتی ہیں اور لطف زندگی کو بڑھاتی ہیں۔ رگ پٹھے مضبوط ہو جاتے ہیں جو لوگ بہرے ہیں اور جنکے دماغ میں بھنبھناہٹ رہتی ہو تی ہو انکے لیے بیحد مفید ہیں۔ نیند خوب آتی ہے۔ بیماری کے بعد کسل اور کاہلی بالکل نہیں ہوتی۔ طبیعت بشاش رہتی ہے عصبی کمزوری کا وجود نہیں رہتا جھریاں دور ہو جاتی ہیں جلد صاف اور خوشنما رہتی ہے چہرہ ملیح تر و تازہ ہو جاتا ہے۔

تندرستی کے ان برکات پر غور کیجیے یہ خدا کی عنایت نہیں تو کیا ہے۔ جوانی کا عود کرنا دوران خون کا بڑھنا گل رخسار کی شادابی۔ اعضا کی توانائی۔ دیکھ کے احباب کو حیرت ہوتی ہے۔ آزمائش شرط ہے آپ خود ہمارے قول کی تصدیق کریںگے

کیا آپ ایسے نادر وقت کو نذر غفلت کرینگے

علاوہ برین اس دوا کے استعمال میں کسی قسم کا پرہیز نہیں ہے۔ آپ بے تکلف استعمال کیجیے نقصان کا خیال بھی نہ کیجیے۔ آپ کے تمام اعضاے رئیسہ کے افعال درست اور صحیح ہو جائیں گے۔

آپ بڑھاپا سے پاٹھا کی مثل اصل ہو جائے گی ورنہ کیجیے فوراً منگائیے اور کھائیے استعمال کے بعد آپ ہرگز پشیمان نہ ہوں گے۔ انکی قیمت مع محصولڈاک بارہ شلنگ ہے۔ قیمت وصول ہونے پر دوا روانہ کی جاتی ہے۔

یہ دوا صرف ڈاکٹر لیگارڈ کی لیبریٹریز ۱۰۶ لیورپول روڈ۔ بارنس بری لنڈن انگلستان سے مل سکتی ہے۔

DR. LEGARD'S
LABORATORIES.
106 LIVERPOOL ROAD
BARNSBURY
LONDON (ENGLAND)

ایک فلسفی

یعنی

مرحوم مولانا کرامت حسین سابق جج ہائی کورٹ الہ آباد کے علم الاخلاق کی مصنفات یہ وہ نادر تصنیف ہے جنہوں نے اردو زبان کو علمی بنا دیا ہے ملک کے ہر ایک بچہ کو پڑھائیے اور کام کا آدمی بنائیے اگر خود پڑھیے تو زندگی کی قیمت بڑھ جائے۔

علم الاخلاق:- بسلسلہ گرلز اسکول کے کورس میں داخل تھی اردو یونیورسٹی حیدرآباد دکن کے نصاب تعلیمی میں شامل تھی۔ مجلد قیمت مع محصولڈاک ... ۱۲ر

افراد کا سبب۔ جیشنوں کے مطالعہ کی چیز ہے۔ اردو ۱۲ر

الدین اور الکون یعنی مذہب سائنس اردو ۱۲ر

امور عامہ۔ عربی فلسفہ عقلی کا کارآمد ترجمہ ۴ر

زائد خریداروں کو کمیشن معقول دیا جائے گا

المشتہر:- منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

نسخۂ طلا

کمی۔ لاغری اور کمزوری کے لیے نفع بخش ہے اور یہ قوت پیدا کرتا ہے۔ خوشبودار اور مزہ بھی ہے تندرست اور مصنوعی مریضوں کے لیے عجیب تماشا اسکے لگانے سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ اور روزانہ کیفیت خاص محسوس ہوتی ہے قیمت ۵ر (پانچ روپیہ) نمونہ کا بکس صر ۱۲ر مع محصولڈاک

ماربل اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۸۹۳
رنگون ملک برما

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

منظوم سفرنامۂ عراق

عجیب دلچسپ نظم ہے چھپیے اور شاعر کی شاعرانہ استادی سے فائدہ اٹھائیے۔ قیمت فی جلد ۱۲ر ٹکٹ بھیجیے یا بھیجیے وی پی اور منی آرڈر مقبت ہے

المشتہر:- منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سرکار سے رجسٹری کیا ہوا

سدھا سندھو

بالا نوپان کی دوا

کھانسی بخار سینہ درد۔ نزلہ زکام۔ اسہال پیٹ کا درد قے۔ ہچکی متلانا۔ بچوں کے ہرے پیلے دست۔ دودھ پھینک دینا وغیرہ امراض کی ایک بے مثال دوا ہے۔ جسکے صرف چند قطرے پانی میں ڈال کر پی لینے سے ایک ہی خوراک میں پورا فائدہ دکھاتے ہیں قیمت فی شیشی ۸ر ڈاک خرچ ۵ر ایک شیشی ایک ساتھ خریدنے سے ۱۰ر ڈاک محصول معاف

ریڈا گروہ حکیم اور عطاروں کو خود دعوت

دور رنج کیسری یعنی درد کی دوا

ہا کسی جگہ درد کلیف کے درد کو صرف ۲ منٹ میں آرام کر دینے والی یہی ایک دوا ہے قیمت فی شیشی ۸ر ۳ شیشی ایک ساتھ منگانے سے ڈاک خرچ معاف۔ قیمت ۱ر

بال سدھا

کمزور اور دبلے پتلے۔ اکثر بیمار رہنے والے بچوں کو موٹا تازہ اور طاقتور بنانا ہو تو اس جیسی دوا کو منگا کر دیکھیے فی شیشی عمر بڑی فہرست منگانے پر ہر ایک کو مفت ملے گی۔ ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

پتہ:- سکھ سنچارک کمپنی متھرا

قصۂ بے یا ظرافت کی جان

اردو میں آج تک اس قصہ کا مثل نہیں ہے

چھپ گیا!

یہ پُر از ظرافت قصہ اودھ پنچ کے ساتھ مسلسل شائع ہوتا رہا ہے اسکے صفحات بطور رسائل علیحدہ بھی مرتب کیے گئے ہیں ابتدا سے ۱۹۲۳ء سے جو حضرات اودھ پنچ کے خریدار ہیں انھوں نے مسلسل مطالعہ کیا ہوگا لیکن سہ ماہی اور ششماہی خریدار ان اودھ پنچ قصہ کی ابتدا سے ناواقف ہوں گے۔ یہ مرتب فائل انکے اشتیاق کو پورا کر سکتا ہے

قیمت علاوہ محصولڈاک عمر

المشتہر:- منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۹ — نمبر ۳۱

مضامین غیر

یکشنبه ۱۷ر اگست سنه ۱۹۲۴ء

بادهٔ بی خمار

از طبع یگانه فاضل دانشمند آقای میرزا مهدی نجیب الممالک

مالیه

چند بیتی هم بشنو از مالیه / کش وبال و وزر باشد مالیه
باده‌ای اینجا مراد نیست مال / گر وبال است این اداره مال مال
هست در مالیه دائر شعبه‌ها / کاندران باشد فروزان شعله‌ها
سر دفتران نظیف شوخ و شنگ / با کراوات و کلاهای قشنگ
با کمال ناز و نخوت پشت میز / می‌کشند اوراق دفتر را بتیز
گر ز فرنگستان نه رفتی در لباس / از فرنگان کرد باید اقتباس
پا کمن پوش و جلیقه نیم کوت / روی آنها پارسو لوش و کوت
بند شلوار از دو سو بر شانه بند / بند جوراب بپا چون پای بند
ساعتی بر بند دست بسته کن / سلسلت را تاب ده برجسته کن
از اصول سنته باید گذری / ده مطهر را بجا زود آوری
پیشکار اندر ولایات بعید / باید او را هیکل و فرم جدید
تا بچشم مردمان آید بزرگ / باشد او را تاب افعی چنگ گرگ
گرچه با قرض آمد و دست تهی / میشود با ثروت و فربه شهی
بعد کالسکه و اسپ و موتر / کیسه‌ها سازد ز زر و سیم پر
هر بلوکی هست جمعش بیشتر / بایدش دادن به شخص معتبر
اعتبار هر کس از تقدیم اوست / هر که تقدیمش فزون‌تر او نکوست
عایدات مالیات مستقیم / گرچه صد چندان فزون است از قدیم
لیک با این بود هم نه به کفاف / از حقوق خادمان باید اضاف
وز دخانیات و تریاکات هم / گرچه ده ملیون شود نبود بهم
صرف را وز عرق هست و قمار / عیش و نوش و طرب و آواز تار
بس گدایان ضعیف داد و لوط / کز ز فرط جوع بودندی .....
دزد و از تهدید با ثروت شدند / وز دخانیات با مکنت شدند
سیر شد اکنون دم از لعنت و کرد / سر بلند از کبر و مستی از غرور
ورنه قول هم بها بست طرف / هرچه عایدات بشرت کرد صرف
دولت مرد باین هرج و مرج / دزد کل ما خبر دارد خرج

صد هزار از رتق و فتق خالصه / گر شود عاید ندارد خمسه
بار میس است اختیارش چون تمام / پس از او بردن نشاید هیچ نام
پرسی از من گر ز وضع پرسنل / در جواب پرسشت مانم خجل
نیست در این پرسنل اقتصادیه / چند کثرت کن که گردی رو سپید
از وظائف چون نمانده غیر عشر / از وظیفه خوار باید خواست عذر
بگذر از این صرفه و مالش ببر / چاپلوسی کم کن از بهر پدر
هر که شد مامور تفتیش حساب / گر بتازد اسب و باشد بد رکاب
دست چربی بر سر و ریشش بمال / زود بر بندش دهان از قیل و قال
تا نگردد مدعی با فرد فرد / باطن گردد در رفیق اهل دزد
دفتر کل را کند ناگه طلب / تا کند تفتیش کامل چند شب
گو بیا این دفتر قرین صحت است / خود محاسب هم امین دولت است
چون مفتش در پی تفتیش نیست / هیچ اعتبارا از او تشویش نیست
بار میس مستقلات ار شوی / همدم و با او به الفت ره روی
از بیوتت می‌کند صرف نظر / وز او کابینت نمی‌گیرد خبر
ثلثی از املاک موسم بی محل / هست در موسم نمی بیند خلل
هیچ از آن یک ثلث غیر از اسم نیست / هم نشان ثبت است لیکن رسم نیست
پس تمام عایدات از مالیات / گشت مصروف کلاب عادیات
نیست دینار دگر بهر سپاه / یا برای خرج شخص پادشاه
بهر خرج شاه و صرف لشکری / ورز برای رتق و فتق کشوری
قرض باید کرد از همسایگان / تا شود قرض دگر بر قرض مال
گشت مشتی دولت بیچاره باز / دست او پیش اجانب شد دراز
عاقبت کردند دولت را گدا / داد ما را گیرد از آنها خدا
آتشی در مملکت افروختند / جان ملت را در آتش سوختند

در وصف نظمیه

در دوره سابق سروده شده است

حالت نظمیه را هم گوش دار / پند گوش خویش کن چون گوشوار
کافی است و محترم شخص رئیس / گرچه با او باش میباشد جلیس
میکند بر دست خود اشرار را / می‌نماید زیر پا احرار را
گر شبی در خانه دزدی شود / خود رئیس آنجا به سرعت میرود
تا کند تفتیش کاین دزد از چه راه / آمده است از بام یا از شاه راه
بوده از همسایه یا بیگانه هست / یا که از خویشان صاحب خانه است
گو بدان بدبخت مسکین بی خبر / هست دزد این نوکرت با این پسر
زوجه‌ات هم بی خبر از حال نیست / دزد تو بی شبهه دزد خانگی است
ما پسر با نوکرت سازیم ببریم / هر دو را در محبس اقرار آوریم

گر ہمی آن کلفت را ہم بسا
زود تر حق تو میسر گردد آدا
سخت گیرندش کز انہا دل بمن
باشد بسیار دیگر دم مزن
الغرض بیچارہ دزد بیدل
دین و سیم مال او شد پائمال
ملزم خواہد خود خواہد نگاشت
کہ نخستین روز اول دم نداشت
بعد ازاں گیرد یکایک را پولیس
کہ ترا احضار فرمودہ رئیس
چونکہ در تھانہ فلاں دزدی شدہ
اسم تو در ثبت دزداں آمدہ
گر دو پوئے خلاصش میکنند
ورنہ در چنگ رئیسش افگنند
چوں رئیس او را ببیند با غضب
گوید اے دزد دغل شیاد وتب
بندگان حضرت اقدس ترا
کردہ احضار اے کہن دزد دغا
سید ہم فرد میسر داشت بند
حکم صادر گردد وارنٹ زند
ہستی خود را تو ہم جاں دہد
تا کہ ازیں فتنہ رستگار دہ
اتفاقاً دزد اگر آمد بدست
دو گرفتند آنچہ را دزدیدہ است
ہرچہ از تنخواہ نقد است و نفیس
حق اجزاء پولیس است و رئیس
سہم صاحب مال از آن خردہ ریز
چیز دیگر نیست میخواہم چہ چیز؟
نیست از اموال او جز ایں لحاظ
یا گلیم یا ایں کلاہ بے سجاست
دخل دیگر از دزدان نا شدہ است
لیک ایں و شد فرش بے ہنر شدہ است
گرد و صد بکارہ باشد در دہ
نی شناسد شان رئیس را دیدہ بود
فردہا شان جز قیمت دشتہ ہست
کر کرائیں را باطن باید شناخت است

حق ہر یک را نباید گفت راست
کہ وہ ہر ماہ بے تعیش و بات
حادثہ گر فرخ و شتنگی شد سراغ
بادہ ش بینہ زنیش اول بباغ
تا نماید امتحان او را نخست
فرو اش را بعد بنویسد درست
گر بجے در خانہ باشد زنے
گیرد او را صبح با کار دنے
گو تو بے سبب زن بکارہ
نامناسب ہستی و بیچارہ
من ترا باید بہ نظلیہ برم
بردہ ات را پیش مردم پرورم
ہرچہ دامد از طلاق و نفقہ او
زود بر ... حفظ آبرو
بار از خود گر کنہ مردے نزاع
زن بہ نظلیہ رود بہر دفاع
واجب است از زن حمایت سیا
گر بود خوش منظر و نیکو لقا
شوہر او را بہ سرعت کن طلب
زوجہ بہ گیرد او را کن ادب
روزہائے جمعہ یوم الخمیس
میرود بیرون دروازہ پولیس
مرد و زن را مانع از تالیف نیست
لیک کشمکش در خفا ..... ہست

زود فربہ و زود لاغر

از "زود فہمی"

مسلم: جی ہاں واقعی آپس کی غلط فہمی کی بدولت ہی اخبار بنتے ہیں اور جنس جنس کے پھریرے اڑاتے ہیں۔ ہم لوگ ترستے ہیں اور لڑ جھگڑ کے نقصان اٹھاتے ہیں۔ وہ ہر وقت کی دانتا کلکل اچھی نہیں۔ بندہ مسلمان ہے مگر آج ہی سے چوٹی سر پر رکھ لیتا ہے۔"

ہندو: تو یہاں کسے عذر ہے آج ہی سے آپ کے ساتھ ہم نوالہ ہم پیالہ ہوئے جاتے ہیں چھوت چھات کا جھگڑا اب الفت۔ شادی بیاہ میں بھی کوئی عذر نہیں۔ باپ علیحدہ ہیں تو کیا کرتیں مل تو ایک ہے۔ یہ سارا جھگڑا مسٹر بڑ بونگ کا ڈالا ہوا ہے ورنہ ہمارا آپ کا خون مدت ہوئی کہ مل گیا۔ ایسی ایسی تاریخ کی کتابیں لکھیں کہ خواہ مخواہ خون کھولے اور غصہ آئے۔ مسٹر بڑ بونگ سے کوئی پوچھے کہ آپ نے کون سا ظلم اٹھا رکھا جو دوسرے کو نام دھرتے ہیں۔ اجی آپ تو پرلے سرے کے فسادی ہیں۔ ہم آپس میں لڑتے تھے تو پھر ایک دوسرے کی رعایت کر جاتے تھے۔ آپ دونوں کی جان کے عذاب ہیں۔ پہلے تو سال پیچھے دکا دکا فساد ہوتا تھا اب ہر ہفتے جوتی پیزار ہوتی ہے۔

مسلم: جی ہاں بھلا آپ نے کبھی غور فرمایا کہ فساد کی جڑ کیا ہے۔ وہ حضرت کچھ بھی نہیں خالی خولی چھیڑ خانی ہے۔ واللہ میں آپس کے نفاق کو تو اس لیے سمجھتا ہوں بس کا تا اور لے دوڑی۔ پہلے ہاتھ بڑھایا گردن بڑھائی اور جھٹ پٹ تکا تک نپٹ ہی تو گئے۔ اب دشمن بیری آپس میں لڑا کر دونوں کے بیچ لطف لیتے تھے بچھڑے مل گئے۔ دانتوں بختوں بھی یوں ہی ملتی ہیں۔ صاحب لاٹھی مارے کہیں پانی جدا ہوتا ہے۔ آخر ہم بھائی بھائی ہیں۔"

ہندو: واقعی بھائی صاحب۔ ناخن سے گوشت جدا کرنے والے کی سزا بھی یہی ہے کہ ہم آپ مل کر ان کمبختوں کو جلائیں۔ جلا جلا کے دو لائیں۔

جاسوں میں دیکھ بیٹھے گا جوان کو بھاگتے راستے
تو اپنے حساب برہمن نہیں بچا رکھے گا۔"

مسلم :- "اے حضرت لڑنا بھڑنا بالکل شرافت کے خلاف ہے۔ رسول مقبول نے ہمسایہ کے ساتھ حسن معاشرت کے احکام ایسے سخت دیے ہیں کہ اگر انسان اُن پر عمل کرے تو تمام عالم سے فساد کا تخم مل جائے۔ بس ایک میراث کا حق تو نہیں دیا باقی کل حقوق دے دیے۔"

ہندو :- "بیشک ہمسایہ کیسا ہمارے مذہب کا جزو ماسوا علاوہ جیو رکھتا ہے انسان تو انسان حیوان کی مدد بھی فرض ہے۔ شاستروں کو اٹھا کے دیکھیے۔"

مسلم :- "جی! میں تو روزانہ بعد نماز شاستر پڑھتا ہوں۔"

ہندو :- "علی ہذا القیاس بندہ حافظ قرآن ہے پوجا کے بعد قرآن خوانی ہوتی ہے۔"

مسلم :- "قرآن کی تعریف نہیں ہو سکتی حکمت اخلاق کے دریا بہائے ہیں ایک ایک حرف سے محبت کی سوت جاری ہے!"

ہندو :- "قرآن بھی لاجواب ہے کوئی قانون دُنیا میں سوائے قرآن کے دین و دنیا کا جامع نہیں۔"

مسلم :- "ہمارا پُران۔"

ہندو :- "ہمارا قرآن۔"

مسلم :- "ہم پوجا کریں گے۔"

ہندو :- "ہم نماز پڑھیں گے۔"

مسلم :- "مہاتما گاندھی خدا ہے۔"

ہندو :- "ابو الکلام ہو تو اور ہے۔"

مسلم :- "مہاتما گاندھی نجات کا دینا ہے۔"

ہندو :- "ابو الکلام مکتی کا ضامن امام ہے۔"

مسلم :- "آج سے مسجدیں آپ کی مندر ہمارے۔"

ہندو :- "ہاں بھائی صاحب مندر آپ کے مسجدیں ہماری۔"

مسلم :- "گائے مقدس جانور ہے۔"

ہندو :- "سور ناپاک چیز ہے۔"

مسلم :- "جی چاہتا ہے ہم کچھ بھی نہ لے مگر خدا کرے اضیا غارت ہو جائیں۔"

زود اغری

مسلم :- "شیخ چلّی! اب تو دم دیکھو خوشی ادھر دیکھو خوشخبری سناؤ انشاء اللہ اسلام نہایت ترقی پر ہے۔ خدا نظر بد سے بچائے۔ افغانستان آزاد ہو گیا۔ عطا ایسا امیر افغانستان بھی چشم بدور اس قابل ہو گئے ہیں کہ اگر کوئی منصوبہ یا ترکیب بنائیں تو ہندوستان آنکھیں نکالے تو وہ مٹھی بھر خاک اُنکے دیدوں میں جھونک سکتے ہیں۔

دوسری طرف ایران بھی پر پُرزے جھاڑ کے آزادی کے ٹھاٹھ دکھا رہا ہے۔ الغرض ہم بے والی و وارث نہیں ہیں یورپ کے خبطا نکاس زور سے بھی کو گیا!"

اسلام کی حالت کچھ سدھر ہی گئی ترکوں میں جمہوریت پھیل گئی۔ ہاں ایک بات بُری ہوئی اپنے وارث کا ٹکڑا اور عرب کا ملک انگریزوں کے پیچھے چڑھ گیا وہاں اسلامی حکومت برائے نام ہے۔ خیر خدا اچھا! یہ کانٹا بھی نہ رہے گا۔ وہ دن دور نہیں جب انگریز کو اس سودے میں خسارہ ہو۔ اور وہ سمجھنے لگیں کہ کانٹوں دار کرو دبل بھے گراں قیمت پر خریدا۔

ہندو :- "(بگڑ کر) ارے باپ رے باپ۔ وہ پچھوڑا مجھ تو آپے سے باہر ہو گیا۔ گنجے کے ناخن (زناخن) ہوئے۔ ہم پہلے ہی سے اسکے پکارے کہہ رہے تھے "باپ پر پوت پتا پر گھوڑا۔ بہت نہیں تو تھوڑا تھوڑا"۔ یہ ترکوں عربوں کی اولاد کبھی ہماری طرف نہ جھکے گی ویسے جب جھکتے ہیں تو کعبے کی طرف ہر سال حج کرتے ہیں ٹوٹا ہوا رشتہ ناطہ پھر سے مل جاتا ہے بچوں کے نام رکھتے ہیں تو عربی فارسی ترکی جنہیں نام ہی سے معلوم ہو جائے کہ ہندوستانی نہیں ہیں۔ اور اگر کسی جاہل باپ نے اپنے لڑکے کا نام گھسیٹا۔ کلو۔ براتی۔ پیرا۔ لکو رکھ دیا تو صاحبزادے خود پڑھتے ہی نام بدل ڈالتے ہیں اپنا بھی نام اپنے باپ کا بھی نام۔ پہلے براتی ولد جھنگا کہلاتے تھے دو حرف پڑھے اور ابو الحسنات محی الملۃ والدین قاضی مفتی مولوی مولانا الشیخ محمد برات اللہ حنفی شافعی ابن ابو البرکات شیخ شاہ محمد انگو (جھنگا) صاحب بحر العلوم حجۃ الاسلام مدظلہٗ ہو گئے۔ دیکھو یہاں رہتے قرن گزر گئے مگر دھوتی نہ باندھنا تھی نہ باندھی۔ ہائے بڑی چوک ہوئی جو ہم نے خلافت میں ان کا ساتھ دیا۔ کہو ہم ہندوؤں کو خلافت سے کیا علاقہ۔ اب جو یہ مونچھوں پر تاؤ پھیرتے ہیں تو سارا قصور ہمارا ہے۔ جو آج ہماری قوم عقلمند ہوتی تو اتحاد و اتفاق کا منتر جپنے والوں کی آواز پر کان نہ دھرتی۔ سچ سچ ہندوستان ہر طرف سے مسلمانوں کے حلقے میں

شیخ چلّی :- "کیا کہا! کیا کہا؟ ذرا پھر تو کہنا تم نے"



نتیجہ مہم کوہ ایورسٹ (ستمرط)
پنچ :- اہلاً وسہلاً - زیارت قبول!

احسان ہی کون سا کیا۔ جو پچھتاتے ہو۔ دکانیں چھوڑیں نوکریاں ہم نے چھوڑیں۔ سرکاری خطاب ہم نے اپنے سر پر سے صدقہ کر کے واپس کیے۔ تم تو بڑے مسالی اور ریاضی داں بنتے ہو ذرا گنتی تو گنو۔ کتنے ہندو ہیں جنھوں نے ایثار کیا؟ احسان کیا ہم نے! گاؤکشی کی پرانی عادت چھوڑی تمہاری خاطر سے۔ خود مہاتما جی کو خاص الخاص جانے رسول یعنی صبر کے جگدی تمہاری مروت ہیں۔"

بلبلی مسر: "دیکھو اب گائے کا نام نہ لینا۔ نہیں تو خون ہو جائے گا۔ ہندوستان میں پھر تمہارا راج ہو جائے تو پچھتاؤ نہیں پنڈت نہیں چھوڑ۔ عالمگیر شاہی اورنگ زیب شاہی کا دور اب نہیں ہے۔ ہم بھی تمہیں پہچان گئے بہت دھوکے کھائے۔"

شیخ چلی: "پھر کیا بناؤ گے؟ تم ازل کے بوڑھے ہو۔ اب ذرا بھی علم جہاد ہم بلند کریں تو قدر عافیت معلوم ہو جائے۔ تیغ اسلام ادھر چمکی ادھر آنکھوں میں چکاچوند ہوئی۔"

بلبلی مسر: "تلوار کا نام بھی نہ لو۔ اپنے ہی مرد ہوتے تو آج ہتھیار والے ہوتے تمہاری تلوار دفعہ ۱۴۴ کا کچھ نہ بنا سکی تو بھلا بائیس کروڑ ہندوؤں کا کیا بگاڑے گی۔"

شیخ چلی: "تم یوں نہ مانو گے۔ تلوار نہیں ہے تو وہی شمشیر قلم سے وہی کام لیں گے۔ ہاں یاراں خرقہ پوش ہوشیار باشید۔ ذرا اس صنم پرست گروہ کی خبر لینا۔"

بلبلی مسر: "تو کیا ہمیں قلم سے کام لینا نہیں آتا۔ مولوی صاحب ذرا کھولنا تو قرآن۔ میاں شیطان یہ وقت مدد ہے۔"

شیخ چلی: "لاحول بھائی کہاں بیٹھے ہو؟"

بلبلی مسر: "ارے سنگھٹن ارے!"

شیخ چلی: "علی علی غول ہوت!"

بلبلی مسر: "جہا بیر ولوار ہے! دوڑو"

شیخ چلی: "ترک موالات!"

بلبلی مسر: "ستیاگرہ!"

شیخ چلی: "ہماری اردو"

بلبلی مسر: "ہماری ہندی"

شیخ چلی: "تبلیغ تبلیغ"

بلبلی مسر: "شدھی! شدھی!!"

شیخ چلی: "ابھی تمہارے مذہب میں کبھی شدھی تھی بھی جو آج شدھی شدھی پکارتے ہو؟"

بلبلی مسر: "تمہارے باپ کا اجارہ ہے؟ جب نہیں تھی تو اب ہے۔ زیادہ ضد کرو گے تو۔"

شیخ چلی: "تو......؟ ہاں ہاں کہو.... تو؟"

بلبلی مسر: "تو یہی کہ سنکھ بجا دیا جائے گا۔"

شیخ چلی: "ہم اذان دیتے ہیں۔ اللہ اکبر"

بلبلی مسر: "ہم سنکھ بجاتے ہیں۔۔۔ [illegible]"

شیخ چلی: "اب یہ ہماری عبادت کے وقت!"

بلبلی مسر: "اب یہ ہماری پوجا کے وقت؟"

شیخ چلی: "ہمارا تعزیہ"

بلبلی مسر: "ہمارا پیپل"

شیخ چلی: "بڑا آیا ہے وہاں سے پیپل نہیں پرکرتا ہوا پیپل بھی کوئی چیز ہے جو جگہ اٹکتا ہے"

بلبلی مسر: "اور تعزیہ کیا ہے؟ یہی بانس کی کھپچیاں اور ابرک"

شیخ چلی: "ہم نے سیکڑوں سب ... کو میں کاٹ دیا"

بلبلی مسر: "ہم نے ہزاروں ... کو تعزیہ کی وجہ پر لڑتے دیکھا"

شیخ چلی: "اب کچھ شامت آئی ہے"

بلبلی مسر: "اب کچھ بیڑا ہوا ہے۔"

الحاصل جس طرح موٹے ہوتے تھے اسی طرح دبلے تاقچی ہو گئے ہے

ان تلوں میں تیل ہی نہ تھا گویا

آپ جانیے جب تفرقہ ہوتا ہے تو برابر شاخیں پھوٹتی چلی جاتی ہیں۔ ایک طرف وہ موقوف ہیں ایک دبلا پتلا ماتا پھنسا ہوا ہے۔ دوسری طرف کونسلوں کی نشست گاہیں بھری جا رہی ہیں تیسری طرف پولیس اور سرکاری حکام کی استمداد کی ضرورت آ گئے ہے یعنی سوکھے ہو رہی ہے چوتھی طرف مذہبیت کے قتل کے

اس غضب کا پھنا آیا ہے کہ زہ چلی جو مغل کند زوستہ۔ قول سے عمل اور عمل سے قول کی جانب جست تو تھی ہی۔ جو لوگ ... سلام کا دم بھرتے تھے خالص مذہبی رنگ میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اس ... اور بزدلی و تنگ ظرفی کے باوجود یہ دعوے بھی بجائے خود قائم ہے کہ اغیار کے اختیارات پر ہم قبضہ کر لیں کے انتخابوں میں جیتے اور کہتے ہیں۔ یار و اڑ جاؤ ہم بھی تماشا دیکھنا چاہتے ہیں ہماری رائے بھی یہی ہے کہ ہر ایک بالوچ کا نقش جو تم ایک دوسرے کی جگہ پر جاتے ہو نقش اتحاد و اتفاق ہے مگر تمہارے آپس کی لڑائی میں دخل دے ہماری بلا ہاں جی ہم تو غیر ہیں۔ جب تک دو میں سے ایک ہمارے پاس فریاد نہ لائے اس وقت تک ہمیں دخل دینے کا حق نہیں ہے۔ چاروں میں پھر تم دونوں ایک ہو جاؤ گے اور کیا اب ایک نہیں ہو۔ پھر جب دونوں کی بڑائی سمیٹنے کی ہم کو کیا ضرورت ہے!

واقف

زیادہ مٹھاس میں کیڑے

از میں ستارۂ دنبالہ دار می ترسم

سنتے ہیں وہ سچ کہتے ہیں کہ آج کل دُم کی مانگ کچھ بڑھ گئی ہے ترکی ٹوپیوں نے دُم لٹکوائی۔ فرنچ کٹ ڈاڑھیوں نے ٹھڈیوں میں دُم لگوائی۔ عماموں کی حقیقت ... نے موتیت کو ذات ... اب بنایا اب انسانوں کی دیکھا دیکھی میاں آسمان کو بھی دُم بنانا پسند آیا سنتے ہیں کہ آپ دُمدار بنیں گے اور اپنی دُم لٹکا کے زمین کے رہنے والوں کو دُم کا تماشا دکھائیں گے۔ مگر دُم اتنی لمبی ہوگی کہ تمام جانوروں کے گلے میں پھندا ڈالے گی خواہ دُمدار ہوں یا بے دُم دُم گھوٹنے کا اور عجب نہیں کہ دُم کے راستے نکل بھی جائے۔ اللہ جانے میاں آسمان نے کیوں اتنی لمبی دُم مانگی جو کرۂ خاک کی جانوں پر جھاڑو پھیرنے کا دم ماعیہ رکھتی ہے۔

خیر یہ دُم تو جب برآمد ہوگی دیکھا جائے گا۔ ... اس دُم کی دُم ریزی بھی سن لیجیے۔ نیرولی سے



لیڈی فرانس اور جان بل

"نخرہ"

جان بل: "پیاری، کیوں روٹھی ہو؟ میں تو جرمنی سے خالی دنیا سازی کرتا ہوں"

لیڈی: "چلو ہٹو۔ میں تو جبتک اسکی آنکھیں تلووں سے نہ ملوں گی راضی نہوں گی"

خبر آئی ہے کہ ضلع سیورہ اور ترکانہ میں ماہ جون گت کو آسمان نے دُم جھاڑی ایک بڑا ستارہ ٹوٹ کے گرا۔ زمین ٹکڑے کے چھوٹے میں بھون کے رہ گئی کہ دریا کو لگ گئے پانی اتنا گرم اور بدمزہ ہو گیا کہ رہنے والے دُم دبا کے بھاگنے پر مجبور ہوئے۔ چشمے نے ایسا سینا اُبھارا کہ گنبد ہو گیا پانی گھٹے تو کہاں۔ پتھر کی چھاتی میں پسیو کہاں۔ کو کنی کی ضرورت ہے کہ جو ئے شیر نکالے۔

دریائے ترکانہ اور دریائے سوگوتا کے سنگم میں تین بڑے بڑے غار پیدا ہو گئے ہیں جنمیں دریا سمائے جاتے ہیں۔ فرمائیے حضرت جس دُم کی گرز ایسی مستم بالشان ہے اُسکی ملاقات کیسی ہولناک ہوگی۔ یار دُم تو مرگ انبوہ جشنے دارد کا مزہ لوٹینگے۔ جنکو جان پیاری ہو وہ دعا کریں شاید دُم کو رحم آجائے اور ایکی مرتبہ دُنبالہ دار صاحب آہوں کے زور سے دُم کی لنگوٹی کرنے پر مجبور ہو جائیں۔

لیکن اگر آسمانی دُم ریزی و دُم خیزی کا شوق بدستور روبہ ترقی ہے تو ایک نہ ایک دن یہ دُم جان لے کے ٹلے گی۔ بیک گردش دُم نہ جانیں بچینگی نہ قومیں رہینگی ہم کو زیادہ افسوس اپنے سوراج کا ہے یہ غریب ابھی تو آیا ہے جو خدانخواستہ دُم میں لپٹ کے چلتا ہوا اور ساتھ ساتھ ابو الستوراج لیتے چرخ علیا گردش کو بھی لیتا گیا تو بڑی ہوگی۔ نفلک ذمہ دار صاحب سے کوئی نہیں پوچھتا کہ آپ سے دُم کس خوبی سے دُم نے مانگی تھی جواب ہے

سب کچھ ہے کارخانۂ قدرت میں دُم بھی لو
کتنے پہ تیار ہو گئے دُم کا چونڈا ہی سے ہلا دیجیے
تو بچا ہے۔

راقم

دُم کی تعبیر

بقلم

بیچارہ خر آرزوے دُم کرد
نایافتہ دُم دو گوش گم کرد

خبردار کے ۔ توسیع اشاعت کی۔ فکر کیجیے
خریداروں کی فقط
منیجر

دہم اور دو ۔ برد ۔ نرد ۔ فرد

زن منوسپل لاریب بے شوہر نمی ماند
اگر ماند شبے ماند شب دیگر نمی ماند

مولانا شیخ دُنیا کی نسبت کسی کا مشہور قول ہے کہ

کہ ایں عجوزہ عروس ہزار داماد است

آپ جانیے منوسپلٹی بھی نصف دُنیا اور بام سیاست کی پہلی سیڑھی ہے بھلا اسکی ممبری کا پہلو بے شوہر کیونکر رہتا۔ شیخ فرزند علی وکیل مرحوم کے مرنے ہی رنڈسالے اور منگنی کی مٹھائی کا جوڑ پیڑ کا خطبہ کی درخواستیں ایک چھوڑ چار چار موجود ہمردان نبرد آزما چیٹے لنگوٹ سے لیس خم ٹھونک کے کرتب دکھانے پر مستعد۔

ان میں سے ایک صاحب کا تعلق دُنیا کے دُکھ درد سے ہے بایں مناسبت ان کو ہمدرد کہنا چاہیے۔ آپ اُٹھے تو درد کی طرح مگر گرے آنسو کے مانند۔ غالباً درد سر یعنی الزوال نخار و تین کریں سر دڑا بانی کا سب کفایت کر گیا۔

اب باقی بچے تین۔ ان میں سے ایک صاحب برف کے تاجر ہیں برف کی رعایت سے بُرد کہیے یا سرد لیکن ٹھنڈی گرمیاں بھیں کارگر نہوئیں۔ سوراجی گرمی اور برف کی سردی لاکھ لاکھ سمو لی گئی مگر کامیابی کے تجارات نقطۂ انجماد سے کسی طرح نہ ٹلے رنگ کہتے ہیں کہ نقشہ جم گیا تھا مگر کیا کرتے برف بھی رنگینی یعنی گرمی بھر برف گراں رہی روزہ داروں نے گرم پانی پی لی کے کوسا آخر ہوں کی سردی سے معاملہ ٹھٹھر کے رہ گیا اگر تاجرانِ برف کا باہمی بھائی برف کو مقابلہ کی منگلی میں پڑا رہنے دیتا تو دو ٹر سردمہری نہ دکھلاتے اور میدان امیدواری نہ ہر یونہ بنتا بلکہ عجب نہیں جو بالا انھیں کے ہاتھ رہتا۔

دوسرے صاحب لباط اخبار نویسی کے مرد میدان ہیں خانہ خانہ کا دورہ کرتے پھرتے ہیں بار بار اُٹھے اور بیٹھے پس انکو نرد سے تعبیر کرنا چاہیے۔ منشاء پردازی کی رعایت اور قافیہ کی حمایت سے آرزو بھی کہہ سکتے ہیں۔ شطرنج کا منصوبہ اور پانسے کا اتفاق دونوں کا چیزوں میں مگر نتیجہ دونوں کا ایک ہے۔ ایک طرف گشت ہے دوسری طرف شہ ۔ فرزد کا خاصہ ہے کہ پاؤں آگے بڑھایا تو پھر پیچھے نہ ہٹایا فرد کا بھی یہی دستور ہے چلنے کے بعد پھرنا ممکن نہیں پر تو سید جنگ بے پالاں ہو کے خزانے میں سو گئے یا مار کھائی اور پٹ بیٹھ کے پھر مستوری دکھائی یا دراہ بند ہونے کی حالت میں خانہ نشین رہے یا حسب ضرورت پھر کھڑے ہو گئے اگر شاطر زمانہ نے داؤں نہ کیا تو پو بارہ نہیں تو تین کانے۔ آپ کے نسبت لوگوں کا خیال ہے کہ داؤں سروار نرد بیٹھے پبلک کی خدمت گذاری کے ساتھ اشتہارات کی تحصیل اور پریس کی تقویت بھی شامل تھی مگر سے

پانسے کی پڑی ہے آسکا را
راجونل سلطنت ہے ہارا

حریف رنگ پہ رنگ اُٹھ گئے یہاں سر داؤں نہ اُٹھا۔

تیسرے صاحب لحاف ۔ رزائی ۔ پلنگ پوش کے تاجر ہیں۔ بہر لحاظ سے انھیں فرد کہنا زیبا ہے۔ کامیابی میں بھی فرد ۔ اور میدان انتخاب میں بھی فرد۔ برد باری میں لحاف اوڑھے بغیر چارہ نہیں مگر ساون کی اُمس میں لحاف کی فرد بازی لگتی پہ قسمت کی بات ہے ہم سے پوچھیے تو گرمی کے موسم میں برف اچھی جاڑوں میں فرد اچھی برسات میں حقیقت کے جھاڑے اور دونگڑے اچھے۔ حالانکہ اصل مقابلہ گرمی اور جاڑے کا تھا۔ الحاصل جاڑے کی بنیت فرد کی نرمی گرمی کا فتحیاب ہونا فی الحقیقت کانگریسی اور سوراجی افراد کی ناکامی ہے۔ جاڑوں کی چاندنی پھر اندھیرا پاکھ ۔ اب خدا سے دعا ہے کہ تو نے برف کا پانی پلایا۔ کھیر کی ہنڈیاں کھلوائیں ایسا نہو کہ اس میدان داری میں جو کچھ صرف ہوا ہے اُسکی نکاسی لحاف اور رزائی کی قیمت سے کی جائے تو غریبوں کی جان پر بن جائے۔

راقم

امن لکھنوی

مولانا پنچ کی نوٹ بک

حکایت

کسی شاعر نے ایک پولیس آفیسر کی مدح میں قصیدہ کہا صاحب بہت خوش ہوے اور فرمایا "دیکھو جی اگر تم کو ہم کچھ بخشش (انعام) دیتا ہے تو تم شاعر آدمی ہے دو دن میں خرچ کر ڈالے گا اس سے بہتر ہے کہ تم تمہارے وقت کے لیے آج کا انعام ہمارے پاس امانت رہنے دو شاید تم سے کسی وقت کوئی جرم سرزد ہو اور تمہارے پاس روپیہ نہ ہو تو اس وقت ہم تم کو بغیر رشوت لیے چھوڑ دے گا۔ یہ ایک پیشین بینی تھی۔ بیشک اسی طرح کی پیشین بینی (بقول خبر ادم) بنگال کے گورنر لارڈ لٹن نے کی ہے آپ فرماتے ہیں "ہندوستانی مرد ہندوستانی عورتوں کو اس بات پر آمادہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی عصمت و عفت کے خلاف محض ہندوستانی پولیس کو بدنام کرنے کے واسطے الزامات گڑھیں"۔

ہم نے اس قسم کا کوئی واقعہ کسی اخباری کاغذ میں نہیں دیکھا کہ کسی ہندوستانی عورت نے پولیس پر ایسی ناک کٹائی ہو۔ لاٹ صاحب کی تقریر دلپذیر کا ماحصل غالباً پولیس کے کسی شاعر کا انعام ہے جو آئندہ وقت بے وقت اس قسم کے جرم پر ادا کیا جائے گا۔ ورنہ کجا ہندوستانی عورت اور کجا اس قسم کی رسوائی کا تحمل۔ ایسی باتیں کچھ انگریز لیڈی ہی کو زیب دیتی ہیں چنانچہ بہت دن نہ ہوا ایک وکیل کو کسی لیڈی نے ریل گاڑی میں دھمکی دی کہ جو کچھ تمہارا ہو بنا بینک میں روپیہ ہے سب دے دو ورنہ ابھی زنجیر ہلاتی ہوں گاڑی رکے گی اور میں دعوے کروں گی کہ یہ شخص میری عصمت پر حملہ کرنا چاہتا تھا۔ بیچارہ وکیل گھبرا یا تو سہی مگر سوچ کر کچھ اشارہ کیا کہ میں بہرا ہوں سنائی نہیں دیتا کیا کہتی ہو؟۔

لیڈی صاحبہ نے جھٹ پنسل سے کاغذ پر اپنا دعوے لکھ دیا۔ کاغذ پاتے ہی سب ماجرا آگئی اور وکیل مطمئن ہو گیا قسمت کا دھنی تھا۔ خدا جانے ایسے ایسے کتنے واقعے ہو چکے ہیں۔

الہام غیر حقیقی

"زمیندار لاہور مورخہ ۱۹ اگست میں امیٹھی کے فساد کے متعلق خبر شائع ہوئی۔ ہمارے ایک خفیہ نامہ نگار صاحب نے بعنوان بالا اس پر تبصرہ تحشی فرمائی مضمون طویل ہو گیا ہے اسلیے ہم اسے شائع نہیں کرتے اور ایڈیٹر زمیندار سے باادب ملتمس ہیں کہ غصہ کو تھوک ڈالیے آپ کا یہ فرمانا صحیح ہے کہ شیعوں کو محرم کی دسویں تاریخ رونے پیٹنے سے اتنی مہلت ہی نہیں ملتی جو لڑیں بھڑیں اور امیٹھی میں جس تعزیہ پر ہنگامہ شروع ہوا وہ تعزیہ شیعوں کا نہ تھا اس لیے کہ امیٹھی میں شیعوں کا وجود ہی نہیں لیکن سب اخبار نویسوں کے بارے میں اس آیت سے استدلال ان الشیاطین لیوحون الی اولیائہم ذرا سخت ہے۔ سب دھان بائیس پسیری نہیں ہوتے۔ "زمیندار" صاحب نے اس حسن ظن کا اصل فرمایا ہے کہ سنیوں سے تعزیہ داری اٹھ گئی، امیٹھی لکھنؤ سے قریب ہے لہذا ضرور یہ تعزیہ شیعوں کا ہوگا۔

یہاں کے اہل سنت و جماعت زیادہ ذی حس ہیں وہ تعزیہ داری کو بت پرستی قرار دینے میں ہچکچاتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ لکھنؤ کے عجائب خانہ میں صد ہا بت رکھے ہوئے ہیں مگر کسی بت کی شکل تعزیہ سے نہیں ملتی۔ لہذا ہر وہ ایک عمارت کی نقل ہے نہ شخص کی۔

اغذیہ لطیفہ

گیہوں روپیہ کا چھ سیر بکتا ہے۔ بارش علی جنگی ہوئی پیداوار میں بارھا نہیں لگا مگر قحط کے آثار ہویدا ہیں سٹے بازی ہو رہی ہے اور انگریزی کمپنیاں غلہ لاد لاد کے سمندر پار لیجا رہی ہیں۔ ہندوستانیوں میں غیرت اور حیا کا نام نہیں بہتر ہے حضرت! گیہوں کھائیں سمندر پار والے اور ہم ہیں ستے :-

ملہ شیاطین اپنے دوستوں کے پاس وحی لاتے ہیں۔

شیعہ۔ کھائیں فرسین خصوصاً ماتمی کیلیاں۔ سنی۔ کھائیں تبلیغ۔ خصوصاً خدا فتی جاشتیں۔ ہندو۔ کھائیں شدھی۔ خصوصاً آریہ سماجی۔

یہ خاص غذا ایسی ہیں جو سستی بکتی ہیں بولے ہوتے سینچنے لگانے کی ضرورت نہیں سب عام غذائیں بیان کی جاتی ہیں جس فرقہ اور جس گروہ کو تبدیل ذائقہ کی ضرورت ہو اپنی اپنی پسند کے مطابق انتخاب کرلے مثلاً

چرخا۔ ہمیں کپاس شامل نہیں کیونکہ معدہ باہر بھی جاتی ہے اور کھاتے ہی بین تو دہی کے ساتھ کے

آپس کی جوتی پیزار۔ کثیر الوجود۔ کثیر النفع یہ جب چاہیے اور جہاں چاہیے پیدا کر لیجیے۔ جوتی اگر ولایتی ہو تو قیمتی بھی ہے اور مزے دار بھی لیکن مسلمانوں کے واسطے عربی کفش اللغات زیادہ مناسب حال ہے۔ ایک کے صلوۃ تراویح بدعت سیئہ ہے۔ دوسرا کہے بہ جات محرم۔ گریہ وزاری سبیل۔ سینہ زنی۔ تعزیہ داری نری بت پرستی ہے۔ ایک کہے یار دو آنسو بہاؤ۔ دوسرا کہے اصول تو اتنا بجاؤ ناچو اور قومی گیت گاؤ۔ یہی شعار دو ثمار اسلام ہے۔ رسول اللہ کے وقت سے یہی ہوتی آئی ہے۔ ایک خلافت ثلثہ کی قدح کرے دوسرا خلافت رابعہ میں جرح عربی لفظوں اور فقہی اصطلاحوں کے منہ سے نکلنے سے خون صالح پیدا ہو اور اگر یہی غذا برسنے لگے تو خون فاسد کا تنقیہ ہو جائے یہ نہیں تو گاؤ کشی بڑے مزے کی غذا ہے۔ خوب پیٹ بھرے اسپر ہندوؤں کی اپنی بھوک چھوت اچھوت کا ساگ پات اور پنچ جاتی کی تفریق ہجیا لگا کے شائع کیا جائے چپڑ وے کا گی اس غذا کو چکنا دے گا۔ یہ تو مذہبی گروہ کے پیٹ بھرنے کا سامان ہے رہا سیاسی گروہ اسمیں عوام شامل نہیں۔ سب لیڈر ہی لیڈر ہیں یہ ذہنی تخم تیزی کے وسائل خود ہی جانتے ہیں تفصیل ان شاء اللہ آئندہ نمبر میں عرض کیجائیگی۔

نزلہ کی شدت سے جلدی جلدی یہ شذرات قومدارس کے سیلاب کو بات کر دیا ہے۔ پڑھنے والے شذرات دیر برگی معاف کیجیے۔ ایڈیٹر

بعض ضروری امور کا اظہار

(۱) جو حضرات ایک آدھ پرچہ نمونہ کے طور پر منگا لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ وہ تا ثبت بھی اور رنگ پرچہ، مضمون نگاروں کی قابلیت اڈیٹر کی استعداد سے انھیں کافی واقفیت ہو گئی انکی رائے اکثر صحیح نہیں ہوتی۔

ہمارا قاعدہ ہے کہ فالتو پرچہ دفتر میں بچ رہتے ہیں اُن کو نمونہ میں صرف کر ڈالتے ہیں۔ طالب نمونہ کو اس ایک پرچہ میں اپنے مفید مطلب باتیں ملیں یا نہ ملیں اسکی پروا نہیں۔ لہذا کم از کم ایک سہ ماہی کے واسطے خریدار ہو جانا نمونہ طلب کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ اگر اس قلیل مدت میں ناظر کو ظرافت کے ساتھ اخلاقی علمی و ادبی فوائد محسوس ہوں اور چند مضمون بھی اسکے مذاق کے موافق مل جائیں تو دام وصول۔ ورنہ پنچ ہی ہزار نعمت کھائی ہے ما بہ خیر شما بہ سلامت۔

(۲) نمونہ پسند آنے پر وی پی کی فرمائش خواہ مخواہ ڈاکخانہ کو سخاوت دکھانے کے مسارف ہے اسے حضرت منی آرڈر بھیجے کہ ہم انتظار وصول قیمت سے اور آپ انتظار ورود مولانا پنچ کی زحمت سے بچیں اور دو آنہ کی جگہ چار آنہ بھی صرف نہوں۔

۳۔ بعض قدر داں دفتر سے ختم مدت ختم خریداری کی اطلاع پر توجہ نہیں فرماتے جب پرچہ بند ہو جاتا ہے تو ناراض ہوتے ہیں کہ کیوں ہمارا اعتبار نہ کیا اب جتنے پرچہ اس بیچ میں ناغہ ہو گئے سب اکٹھا بھیجو تاکہ فائل ناقص نہ رہے۔ ان کی تعمیل ارشاد صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ فالتو پرچہ دفتر میں موجود ہوں۔

۴ جو پرچہ ڈاکیوں کی نوازش سے گم ہو جائیں وہ صرف ۲ ہفتہ کے اندر دوبارہ بھیجے جاسکتے ہیں غصہ اور تظلم کی ضرورت نہیں اطلاعی پوسٹ کارڈ بھیجیے اور پرچہ منگا لیجیے۔

۵۔ اگر یہ پرچہ (پنچ) ملک کے لیے آپ کی رائے میں مفید ہے تو خود خریدار ہو جانے سے پورا حق قدردانی ادا نہیں ہوتا بلکہ اپنے احباب میں اسکی اشاعت کی بھی کوشش ہونا چاہیے۔ خیر الناس من ینفع الناس۔

والسلام
منیجر

شرائط ایجنسی

(۱) روپیہ نقد پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کر دی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائیگی۔

(۴) بحساب ... آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔ علاوہ خاص حالتوں کے پرانے پرچہ واپس نہ لیے جائینگے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) کلیات اودھ پنچ ... کی چند ہی جلدیں جمع ہو سکیں مشتاقین جلد طلب فرمائیں قیمت فی جلد ... مع محصول ڈاک

(۲) جلد ... کے وہ نمبر ... نمبروں میں انشاپردازی کے بہترین نمونہ موجود ہیں ظریفانہ مضامین کے مشتاقین کو فوراً طلب کرنا چاہیے فی جلد ... علاوہ محصول ڈاک۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

موسم گرما کا تحفہ

...کے تیار کردہ شربت جنکی دھوم سالہا سال سے ہندوستان میں ہے خاص میوہ جات کے افشردہ اور نباتات سے تیار کیے جاتے ہیں
...بے نظیر صرف ہیں دلاویز ذائقہ میں خوشبو لطافت میں بے عدیل ہیں دل و دماغ کو فرحت، تعب کو سکون، حرارت، آنکھوں
خنکی و فرحت بخشتے ہیں، شدت عطش کو دور کرتے ہیں۔ جلد طلب فرمایئے۔

شربت انار ، شربت انجبار ، شربت الموالیتی ، شربت کیوڑہ ، شربت بید مشک ، شربت کیسرو ، شربت بادام ، شربت خاص
فی بوتل عہ ، فی بوتل عہ ، فی بوتل عہ ، فی بوتل عہ ، فی بوتل عہ ، فی بوتل عہ ، فی بوتل عہ ، فی بوتل عہ

شربت زرشک ، شربت لیمو ، شربت نارنج ، شربت انناس ، شربت انگور ، عرق کیوڑہ حیدرآبادی ، عرق بید مشک لاہوری
فی بوتل عہ ، فی بوتل عہ ، فی بوتل عہ ، فی بوتل عہ ، فی بوتل عہ ، فی بوتل عہ ، فی بوتل عہ

...اس جلت گراں حکمت کے مقولہ کو یاد رکھیے، ولایتی ایسنس و شکرین سے بنے ہوئے شربتوں سے پرہیز کیجیے فہرست مفت
...قریب کا ریلوے اسٹیشن کا نام ضرور تحریر فرمایئے اور ⅓ رقم پیشگی محصول ادا کرنے کے لیے روانہ کیجیے

المشتہر

منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے کل پنج ہوا میں گرو لگائی

اور

ایکسگرا موفون کی طرح سر راگ کے محفوظ رکھنے

بلکہ

گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھلائے

ایک

مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے

حصہ اول کے صد ہا نسخے شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ آج تک علم
موسیقی کے جزو علمی و عملی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب ہی آپ کا

حصہ دوم

طبع ہوا ہے۔ حصہ دوم میں مصنف نے
اساتذہ فن بے نظیر سینہ
کو
علم سفینہ بنایا ہے

دیکھئے

تان سین کے عہد سے زمانہ حال تک صد ہا اساتذہ فن کی گائکی جو ان کے
گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صد ہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس
کتاب میں ان سے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سر گلے سے ادا کرنے پر قادر
ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے
کتاب میں لکھ دیئے گئے ہیں اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود
تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں
انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملے گا
فی الحقیقت مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے
کام لے کے اس کتاب کو مرتب کیا ہے

قیمت حصہ دوم پانچ روپیہ مقرر کی جاتی ہے حصہ اول کی
للعہ فی جلد۔ محصول ڈاک ہر حال میں ذمہ خریدار

المشتہر۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ